علمائے کرام کا واٹس ایپ گروپ
بزم علماء والأئمہ
03345613913
CamScanner

خطبہ جمعہ

بعنوان

مسلمان لاش کی تکریم، میڈیکل سائنس اور شریعت کا حکم

سلسلة منبر الحکمة

329

بتاریخ: 21 ستمبر 2022

بمطابق: ۲۳ ربیع الأوّل، ۱٤٤٤ھ

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

بزمِ علماء والأئمة
صرف علماء ، طلباء اور خطباء شامل ہوں
03345613913
آنے والا جمعہ کس عنوان پہ مناسب یا ضروری ہے
اس بارے میں
اپنی مفید آراء و تجاویز اور ان
سے متعلقہ کتب اوپر دئیے
گئے نمبر پہ ارسال فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

①......مسلمان نعش کی تکریم، مقاصد شریعت سے ہے

②...... پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن کے متعلق شرعی رہنمائی

③......اسلام میں کسی جاندار کو اذیت دینا حرام اور لعنتی عمل ہے

④......سانحہ ملتان، انسانی لاشوں کی بے حرمتی اور میڈیکل سائنس

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ❁ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا﴾ [الاسراء:70]

﴿اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً﴾ [لقمان:20]

تمہید

انسان کی عزت وحرمت کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور ان میں روح پھونکی، جب کہ باقی مخلوقات کو کلمہ کن سے وجود بخشا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی عزت وحرمت کے لیے اِنھیں مسجودِ ملائکہ بنایا، اپنے علم میں سے علم عطا کیا اور اولادِ آدم کو روئے زمین پر خلیفة الله کا اعزاز بخشا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم میں سے تمام انبیاء ورسل مردوں کو بنایا، اُن پر کتابیں نازل کیں، تمام آسمانی شریعتوں کا مخاطب انسان ہے، تاکہ انسان اپنی زندگی کو فضول اور بے مقصد کاموں میں صرف نہ کرے، بلکہ وحی الٰہی کی روشنی میں زندگی بسر کرے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کا مقام ومرتبہ کیا ہے!

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خشکی وتری کی تمام مخلوقات پر برتری اور احترام عطا کیا ہے، اسی طرح کائنات کی تمام نعمتیں انسان کے لیے مسخر کر دیں، تاکہ وہ کائنات کی نشانیوں میں غور وفکر کر کے عبادتِ الٰہی کا راستہ اختیار کرے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو سمجھ بوجھ، غور وفکر کرنے اور حواس خمسہ جیسی عظیم نعمت کے ساتھ باقی مخلوقات پر فضیلت اور عزت دی ہے، اسی شعوری نعمت کی بنا پر حق وباطل، اچھے برے اور غلط وصحیح کے درمیان تمیز کی جاتی ہے۔ اسلام نے فضائل کو اپنانے اور رذائل کو ترک کرنے کا حکم دیا ہے، تاکہ انسان دونوں جہاں کی سعادت سے بہرہ ور ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی جان کی حفاظت کے لیے حدود اور جرائم کی سزائیں مقرر کی ہیں، تاکہ انسان کی جان محفوظ ہو، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قصاص کو زندگی قرار دیا ہے۔

مسلمان نعش کی تکریم، مقاصد شریعت سے ہے

اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسانی جان کی عزت واحترام کعبۃ اللہ سے بڑھ کر ہے، لہٰذا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ انسانی نعش کے ساتھ بے حرمتی کرے۔ دین اسلام اپنے ماننے والوں کو اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ حالت امن ہو یا جنگ، سفر ہو یا حضر، مستقل رہائش ہو یا عارضی، کسی طور پر بھی بالخصوص مسلمان اور کسی بھی انسان کی جان ومال اور عزت وآبرو کے ساتھ کھلواڑ نہیں کیا جائے، بل کہ مسلمان کے مال وجان کا تحفظ کرنا دوسرے مسلمان کے بنیادی حقوق میں سے ہے، اور فوت ہونے کے بعد اپنے مسلمان بھائی کے غسل، کفن ودفن اور جنازہ پڑھنے کا حکم ہے۔

......انسانی جان کا تحفظ اور پیغمبر امن ﷺ کی تعلیم:

رسول اللہ ﷺ نے کفار کے ساتھ جنگ کے بھی آداب بتائے ہیں، کہ مثلہ کرنے سے سخت ممانعت فرمائی، حالت جنگ میں بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور غیر حربی کافروں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے کسی لشکر کو روانہ کرتے تو فرماتے:

((اُخْرُجُوا بِسْمِ اللّٰهِ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ ، لَاتَغْدِرُوا ، وَلَاتَغُلُّوا ، وَلَاتُمَثِّلُوا ، وَلَاتَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ ، وَلَا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ))

''اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے جہاد کرو، وعدہ خلافی مت کرو، مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، لاشوں کا مثلہ نہ کرو بچوں اور مذہبی رہنماؤں کو قتل مت کرو۔''

[حسن لغيره] مسند أحمد، رقم: 2728

☆......سیدنا عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

((نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ))

''نبی ﷺ نے لوٹ مار کرنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

صحيح البخاري: 2474

نوٹ: جنگ یا لڑائی کے موقع پر مقتول کی شکل وصورت بگاڑنے کا نام مثلہ ہے، کہ اس کے کان، ناک وغیرہ کاٹ دیے جائیں۔ جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا جنگ احد میں ہندہ نے آتش انتقام میں مثلہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے کافر دشمن سے بھی سلوک ایسا کرنے سے منع فرمایا، البتہ قصاص میں مثلہ کرنے کی اجازت ہے، کہ کسی شخص نے دوسرے کو پہلے قتل کیا ہو، پھر اس کی لاش کا مثلہ کر دیا ہو، تو قصاص میں قاتل کو بھی ویسی ہی سزا دی جائے گی۔

......انسانی نعش کے اعضاء کو فروخت کرنا، حرام اور مقاصد شریعت کے خلاف ہے:

شارع علیہ السلام نے انسانی اعضاء کی بے حرمتی اور فروخت کرنے کیا ہے، مگر جب کسی زندہ انسان کو بچانا مقصود ہو، تو اس مصلحت کے پیش نظر علماء کرام نے اجازت دی ہے۔ کیوں کہ زندگی موت پر مقدم اور راجح ہے۔

لیکن میت کے اعضاء کو فروخت کرنا، دل، گردے اور دیگر اہم عضاء، کسی حال میں بھی جائز نہیں، کیوں کہ یہ انسانی شرف واحترام کے منافی ہے، اس طرح تو میت کے ورثاء میں مال کا حرص وطمع پیدا ہو گا، جو کہ انسانی نعش کے وقار واحترام کے خلاف ہے، کیوں کہ شریعت نے میت کے غسل، تکفین، خوشبو لگانے، جنازہ پڑھنے اور دفنانے کا حکم دیا ہے۔

قرآن مجید نے مسلمان کی خوبی ذکر فرمائی ہے کہ وہ اپنے فوت شدہ بھائیوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتا ہے:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ [الحشر:10]

''اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

......مردہ انسان کی ہڈی توڑنا اور اُسے اذیت پہنچانے کی ممانعت:

اسلامی تاریخ میں کوئی ایسا واقعہ بھی نہیں ملتا جس میں دشمن سپاہیوں اور مغلوب اقوام کی لاشوں کی بے حرمتی کی گئی ہو، حالاں کہ جنگوں میں ایسا ہوتا رہا ہے، اس لیے کہ مسلمانوں کے ہاں مردوں کے احترام کا حکم بالکل واضح ہے۔

دین اسلام مردہ انسان کے وجود اور لاش کا بھی اسی طرح احترام کا تقاضا اور حکم دیتا ہے جیسے کہ زندہ انسان کا۔ فوت شدہ انسان کا جسم بھی اس طرح کاٹا نہیں جا سکتا جیسے زندہ کا۔

اس سلسلے میں دو احادیث سماعت کر لیجیے:

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَسْرُ عَظْمِ المَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَياً))

''میت کی ہڈی توڑنا، زندہ انسان کی ہڈی توڑنے جیسا ہے۔''

[صحيح] سنن ابن ابوداود: 3207

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

((أذَى المؤمِنِ فِي مَوتِهِ كأذَاهُ فِي حَيَاتِهِ))

''مومن کو موت کے بعد تکلیف دینا، زندگی میں تکلیف دینے کے برابر ہے۔

مصنف ابن ابی شیبة، رقم: 11990

......حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی شرح فرماتے ہیں:

مزید علامہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث یہ فائدہ ذکر کیا ہے:

(أَنَّ حُرْمَةَ الْمُؤْمِنِ بَعْدَ مَوْتِهِ بَاقِيَةٌ كَمَا كَانَتْ فِي حَيَاتِهِ)

''مومن کی حرمت واحترام اُس کے مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے، جس طرح کہ اس کی زندگی میں تھا۔''

فتح الباری: 113/9

پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن کے متعلق شرعی رہنمائی

......پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن کی شرعی حیثیت:

بعض اوقات قتل کے الجھے ہوئے کیس میں عدالت کو ڈاکٹری رپورٹ کی ضرورت پیش آتی ہے، جس کے عدالت کو نتیجہ اخذ کرنے اور فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ جب کہ موت کی وجوہات جاننے کے لیے لاش کے مکمل طبی معائنے کرنے کو پوسٹ مارٹم کہتے ہیں۔

مسلمان ڈاکٹرز جانتے ہیں کہ میت کے جسم کے بعض اجزاء اور رطوبتیں بطور ڈرگ استعمال ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے بعض لوگ با قاعدہ انسانی ہڈیوں کی خرید وفروخت میں ملوث ہیں۔ افسوس! پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن کے نام پر یہ کاروبار اب دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے، اگر اس کا کوئی سد باب نہ کیا گیا تو انسانی لاشوں کی توہین جانوروں سے بھی زیادہ ہوگی، حالاں کہ اسلام انسانی لاش کے احترام کا حکم دیتا ہے۔

افسوس! ہمارے ہاں پوسٹ مارٹم کے نام پر ساری لاش کی چیر پھاڑ کر دی جاتی ہے جو اسلامی نقطہ نظر سے میت کے مثلہ کرنے کے برابر ہے اور اسلام میں کسی کا مثلہ کرنا حرام ہے۔

سیدنا عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

((نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَى وَالمُثْلَةِ))

''نبی ﷺ نے لوٹ مار کرنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

صحیح البخاری: 2474

......پوسٹ مارٹم اور دیگر اہم امور میں حکومت کبار علماء سے راہ نمائی لے:

پوسٹ مارٹم کا کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے کہ کل ہماری لاش کا بھی یہ حال ہو سکتا ہے، لیکن آج ڈاکٹرز میڈیکل سے اتنا متاثر ہو چکا ہے کہ وہ شرعی احکام کی آگہی نہیں رکھتا اور شریعت کی روشنی میں میڈیکل مسائل کو نہیں جانتا۔ اس کو مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر یقین ہی نہیں رہا اگر ہوتا تو وہ ایسا کرنے سے ڈرتا کہ میرے اللہ نے مجھ سے پوچھ لیا تو میں کیا جواب دوں گا؟

پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن کا مسئلہ غیر قانونی کی وجہ سے ہمارے لیے انتہائی اذیت ناک بنتا جا رہا ہے، جس میں میت کے ورثاء انتہائی کرب اور مشکل سے گزرتے ہیں، اس سے میت کی توہین ہوتی ہے، جو کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔

......پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن مفتیان دین کی نظر میں:

حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جدید مسائل میں ایک مسئلہ انسانی لاش کے پوسٹ مارٹم کا ہے۔ عام طور پر اس کے دو فائدے بتلائے جاتے ہیں:

1......اس کے ذریعے ملزم کا سراغ لگانے میں مدد ملتی ہے۔

2......میڈیکل کے طلباء و طالبات کو بھی تجربات کے لیے لاش کی چیر پھاڑ سے بہت فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

لیکن پوسٹ مارٹم کے ذریعے جو انسانی لاش کی بے حرمتی کی جاتی ہے، یہ تھوڑا سا فائدہ بے حرمتی کے لیے جواز نہیں بن سکتا، جب کہ انسانی لاش کی بے حرمتی حدیث نبوی کی روح سے حرام اور ممنوع ہے۔

اس کے علاوہ یہ دونوں فائدے ایسے ہیں کہ جن کے لیے دیگر ذرائع بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ پوسٹ مارٹم کا مروجہ طریقہ بالکل غیر شرعی غیر اسلامی اور غیر انسانی ہے، جس میں مسلمان لاشوں کی سخت بے حرمتی ہوتی ہے۔ لاشوں کا جو حشر کیا جاتا ہے وہ بیان کردہ صورتحال کے پیش نظر انتہائی غیر اخلاقی ہے جس کی کوئی بھی میت کا وارث اجازت نہیں دیتا۔ لہٰذا آدابِ انسانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی چیر پھاڑ کرنا بعض اعضاء کو بطور دوائی استعمال میں لانا اور خرید و فروخت کرنا یہ قطعی طور پر حرام ہے۔

......شیخ الحدیث حافظ عبد المنان نوری رحمہ اللہ:

کہا جاتا ہے کہ قتل کا سراغ لگانے اور قتل کی وجوہات تلاش کرنے کے لیے پوسٹ مارٹم ضروری ہے۔ اسی طرح ڈائی سیکشن کے جواز میں کہا جاتا ہے کہ اس کے ذریعے بیماریوں کا سد باب اور نئی طبی تحقیق کی راہیں کھلتی ہیں۔ قائلین کا یہ بھی کہنا ہے کہ پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن انسانی صحت کی بحالی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں حالاں کہ ہر وہ کام جو خلاف شریعت ہو وہ انسان کی تباہی و بربادی کا سبب تو بن سکتا ہے فلاح و کامیابی کا ذریعہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔

احادیث میں واضح طور پر موجود ہے کہ مردہ انسان کی ہڈی توڑنا زندہ انسان کی ہڈی توڑنے جیسا ہے اور یہ کہ رسول اللہ نے مثلہ کرنے سے منع کیا ہے۔ پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن مثلہ کی جدید قسم ہے۔ ان دونوں کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ذریعے جرائم کی بیخ کنی ہوتی ہے ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس سے دنیا میں قتل و غارت کی وارداتیں کم ہوگئی ہیں؟ اگر جرائم کی بیخ کنی کا دعوی تسلیم کرلیا جائے تو چاہئے تو یہ تھا کہ وارداتیں کم ہو جاتیں لیکن یہ سلسلہ دن بدن بڑھ رہا ہے اور ان میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔

پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن دونوں اللہ تعالی کی نافرمانی والے کام ہے۔ ہمیں یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ انسان کی کامیابی اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں میں مضمر ہے۔ جب انسان اسلام کے بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ جاتا ہے تو وہ راہ ہدایت سے بھٹک جاتا ہے۔

اسلام اور جدید میڈیکل سائنس، ص: 132

......محدث عصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی رائے:

موجودہ دور کے عظیم محدث محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اپنی معروف کتاب تلخیص احکام الجنائز میں رقمطراز ہیں:

(والحديث دليل على تحريم كسر عظم الميت المؤمن ، ولهذا جاء في كتب الحنابلة: (ويحرم قطع شيءٍ من أطراف الميت ، وإتلاف ذاته ، وإحراقه ، ولو أوصى به)

''رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق مومن مسلمان میت کی ہڈی توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے۔ کتب حنابلہ میں ہے کہ میت کی لاش میں سے کچھ بھی کاٹنا حرام ہے، اُسے تلف کرنا اور جلانا بھی منع ہے، خواہ وہ اس کی وصیت بھی کر کے مرا ہو۔''

......مسلمان لاش کی حرمت واحترام ہے، کفار ومشرکین اس میں داخل نہیں:

شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میڈیکل کے طلباء ہم سے سوال کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کی ہڈی توڑنا یا پوسٹ مارٹم کرنا درست ہے؟ تو شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے:

حدیث میں الفاظ عظم المؤمن سے صرف مومن و مسلمان کی تخصیص ہوتی ہے، کافر اس میں شامل نہیں۔
حدیث میں کافر میت / نعش کی حرمت واحترام کا ذکر نہیں، لہٰذا اس پر تجربات کیے جا سکتے ہیں۔
اس بات پر دلیل سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کفار سے مسجد کے لیے ایک قطع زمین خریدا، جس میں ان کی قبریں تھیں، نبی کریم ﷺ نے خریدنے کے بعد قبروں کو اکھاڑنے اور برابر کرنے کا حکم دیا۔

((فَـأَمَـرَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ المُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ المَسْجِدِ))

''پھر نبی کریم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کے متعلق فرمایا اور وہ اکھاڑی دی گئیں، ویرانے کو برابر کر دیا گیا اور درختوں کو کاٹ کر قبلہ رخ بچھا دیا گیا۔''

صحيح البخاري: 3932

☆...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس بات پر تمام مسالک کا اتفاق ذکر کیا ہے کہ کسی مسلمان شخص کی لاش کی ہڈی توڑنا، کاٹنا اور جلانا کبیرہ گناہ ہے، کیوں کہ حدیث میں اسے زندہ انسان کی ہڈی توڑنے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ (فرق صرف اتنا ہے کہ زندہ شخص کا عضو کاٹنے پر قصاص ہوتا ہے، جب کہ میت میں زندگی نہ ہونے کے سبب قصاص عائد نہیں ہوتا ہے۔)

احكام الجنائز للامام البانی رحمہ اللہ، ص: 237/1

لہٰذا مذکورہ دلائل سے یہ ثابت ہوا کہ اگر پوسٹ مارٹم یا ڈائی سیکشن کرنا طلباء کے لیے دیگر طریقوں کے باوجود ضروری ہو تو کفار کی لاشیں استعمال کی جا سکتی ہیں، بہر حال مومن اور مسلمان کی نہیں کیونکہ اس کی حرمت مرنے کے بعد بھی باقی رہتی ہے۔

......خودکشی کرنا حرام ہے، کیوں کہ جان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے:

مسلمان جسد واحد کی مانند ہیں، ایک دوسرے کو ناحق قتل کرنا یا خودکشی کرنا حرام ہے، ایسے شخص پر جنت کر حرام اور جہنم کا سخت عذاب ہے۔ کیوں کہ خودکشی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کا انکار کرتا ہے، حالاں کہ جان کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہے، اُس نے ناجائز طریقے قتل کرنے اور خودکشی کرنے کو حرام کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خودکشی کرنے والی نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ [النساء:30]

''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر ہمیشہ سے بے حد مہربان ہے۔''

......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَـنْ قَتَـلَ نَـفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا))

''جس نے اپنے آپ کو لوہے (کے ہتھیار) سے قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں رہے گا، اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔''

صحیح مسلم: 109

......سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

((وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ))

''اور جس نے کسی چیز سے اپنے آپ کو قتل کر لیا تو اسے جہنم میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔''

صحیح البخاری: 6105

......حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

''انسان کا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ایسا جرم ہے جیسا کہ وہ کسی دوسرے کو ہلاک کرے، اس لیے کہ اس کی جان مطلق طور پر اس کی ملکیت نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ تعالی کی ملکیت ہے۔ انسان اس جسم میں کسی قسم کا تصرف نہیں کر سکتا صرف اس سے اس حد تک نفع حاصل کر سکتا ہے جس کی اللہ تعالی نے اجازت دی ہے۔

فتح الباری: 538/11

......خودکشی کرنا، تقدیر الٰہی کا انکار ہے:

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ ، فَجَزِعَ ، فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الجَنَّةَ))

''پچھلے زمانے میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہو گیا تھا اور اسے اس سے بڑی تکلیف تھی، بالآخر اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون بہنے لگا اور اسی سے وہ مر گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے خود میرے پاس آنے میں جلدی کی، اس لیے میں نے بھی جنت کو اس پر حرام کر دیا۔''

صحیح البخاری: 3463

اسلام میں کسی جاندار کو اذیت دینا حرام اور ممنوع ہے

......ذبح کیے بغیر جانور کا گوشت کاٹنا حرام ہے:

عربوں کا رواج تھا کہ وہ زندہ دنبے کی چکی کاٹ لیتے یا کسی موٹے تازے زندہ جانور کی دستی کا گوشت کاٹ کر کھا لیتے تھے، یوں جانور بھی زندہ رہتا اور گوشت بھی حاصل ہو جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے اس گوشت کو حرام قرار دیا، اور اس عمل سے سختی سے روک دیا۔

سیدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ))

''جانور سے جو گوشت کاٹا جائے، جب کہ وہ جانور زندہ ہو، تو وہ گوشت مردار (حرام) ہے۔''

[صحیح] سنن ابو داود: 2858

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ))

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (نشانہ بازی کے لیے) جانور کو باندھنے منع فرمایا۔''

[صحیح] سنن ابن ماجه: 3186

......کسی جاندار پر نشانہ بازی کرنا منع اور لعنتی عمل ہے:

سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قریش کے چند جوان کے قریب سے گزرے، جو ایک پرندے کو باندھ کر اس پر تیرا اندازی کی مشق کر رہے تھے اور انھوں نے پرندے والے سے ہر چوکنے والے نشانے کے عوض کچھ دینے کا طے کیا ہوا تھا۔ جب انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں ڈانٹتے ہوئے کہا:

((مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا))

''یہ کام کس کا ہے؟ جو شخص اس طرح کرے اللہ کی اس پر لعنت ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر لعنت کی ہے جو کسی ذی روح کو تختہ مشق بنائے۔''

صحیح مسلم: 1958

سانحہ ملتان، انسانی لاشوں کی بے حرمتی اور میڈیکل سائنس

تمام تر ہسپتالوں میں میڈیکل کے طلباء کو انسانی جسم کے اسرار و رموز سے آگاہ کرنے کے لیے یہی لاوارث لاشیں تجربات کے لیے استعمال کروائی جاتی ہیں اور ان پر مخصوص کیمیائی مادے چھڑک کر رکھا جاتا ہے کہ بدبو سے بچا جا سکے۔ یہ لاشیں یونہی کٹی پھٹی ہوتی ہیں، حصے بخرے کیے جاتے ہیں، کسی کی ٹانگ کام آتی ہے اور کسی کا بازو۔ میڈیکل کے پہلے یا دوسرے برس ہی سٹوڈنٹس ان لاشوں سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔

مگر سوال یہ ہے کہ کیا لاشوں کا مثلہ کرنا، ان کی چیر پھاڑ کرنا، حصے بخرے کر کے بعد میں ضائع کرنا اور یوں ایک دوسرے پر پھینکنا درست ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سماجی اور شرعی لحاظ سے کسی طرح بھی درست نہیں کہ انسانی لاشوں کے ایسا رویہ اختیار کیا جائے۔

ملتان نشتر ہسپتال میں سینکڑوں انسانی لاشوں کی بے حرمتی کے حقائق، انسانی ڈھانچے ایسے پڑے تھے جیسے کوئی خام مال کا گودام ہو، تعفن زدہ لاشیں، جنھیں دیکھنا دشوار ہے۔ کیا کسی انسان یا مسلمان کی میت کے ساتھ ایسا سلوک کرنا درست اخلاقی، انسانی اور شرعی حوالے سے درست ہے؟ یقیناً ایک مسلم ملک میں اس قسم کا سانحہ اندوہ ناک اور شدید قابل مذمت ہے۔

عموماً لاوارث لاشیں پولیس ہسپتال والوں کو دی دیتی ہے، جنھیں مختلف کیمیکل لگا کر کولڈ سٹور میں رکھا جاتا ہے، پھر انھیں دو طرح سے استعمال کیا جاتا ہے:

1......مجرم کی شناخت کے لیے لاش کا پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے۔

2......میڈیکل کے سٹوڈنٹس کو تجربات کے لیے مہیا کی جاتی ہیں۔

......مغربی تہذیب کے راگ الاپنے والے عبرت حاصل کریں:

الحاد پرست ٹولہ جن کی زندگی کا مقصد دینی مدارس اور علماء کرام پر تنقید کرنا ہے، جو اسلامی درس گاہوں کو جہالت کی فیکٹریاں کہتے تھکتے نہیں، جن کے نزدیک کالجز و یونی ورسٹیز کو اعلیٰ تعلیم کی سند سمجھتے ہیں، وہ ملتان نشتر ہسپتال میں انسانی لاشوں کی بے حرمتی والے واقعہ کے متعلق کیا کہتے ہیں، تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود لاشوں کے ساتھ یہ غیر انسانی اور غیر اسلامی سلوک کیوں رواں رکھا گیا ہے؟ حالاں کہ ڈاکٹرز اور میڈیکل بورڈ کا طبقہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوتا ہے۔

دراصل یہ لوگ خود اسلامی تعلیم سے جاہل، انسانی عزت و تکریم کے متعلق الٰہی قانون سے ناواقف اور دنیا کی حرص وہوس کا بری طرح شکار ہیں۔ جس پر پردہ ڈالنے کے لیے اپنی جہالت کا الزام علماء کرام اور دینی مدارس پر لگاتے ہیں۔

انھیں لوگوں کے متعلق قرآن مجید یوں کہتا ہے:

﴿يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ﴾ [الروم:7]

''وہ دنیا کی زندگی میں سے ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے، وہی غافل ہیں۔''

......میڈیکل طلباء کی تعلیم وتحقیق کے دیگر ذرائع:

میڈیکل کی تعلیم کا معاملہ اور اِسے سیکھنے کی ضرورت کا سوال۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک میں میڈیکل کے سٹوڈنٹس کو پہلے یا دوسرے سال میں ہی اصلی انسانی ہڈیاں ان کو تجربات کے لیے مہیا کی جاتی ہیں۔ جب کہ اس کے متبادل مصنوعی ذرائع موجود ہیں، لیکن بدقسمتی سے حلال وحرام سے بے نیاز ہم مسلمان ان ذرائع کو اختیار نہیں کرتے۔ یہ حکومت وقت اور میڈیکل بورڈ کے افسران کی ذمے داری بنتی ہے کہ متبادل ذرائع کو اختیار کرتے اور انسانی لاشوں کو احترام کے ساتھ سپرد خاک کیا جاتا، خواہ کوئی لاوارث نعش ہی ہو، وہ انسان تو ہے۔

اسلامی ممالک میں ڈائی سیکشن کا جو طریقہ کار ہے یہ بھی درست نہیں، لہٰذا اس کو چھوڑ کر متبادل اور مناسب طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں، جن سے میڈیکل کے طلباء و طالبات کو فائدہ ہو، مگر اسلامی آداب کی خلاف ورزی نہ ہو مثلاً:

①......آپریشن کرتے وقت پروفیسر یا سنئیر ڈاکٹر نئے طلباء کو مطالعہ کے لیے پاس کھڑا کر لے اور اس کے ساتھ انھیں بتایا جائے، ورنہ بعد میں تفصیل بیان کر دی جائے۔

②...... پلاسٹک اناٹومی سے کام لیا جائے اور ماڈل اور مصنوعی چیزوں سے استفادہ کیا جائے۔

③...... ماڈل کی تہوں کو ہٹا کر دکھایا جائے اور جسم انسانی کی اندرونی ساخت کا مطالعہ کروایا جائے۔

④......اس سے بھی کام نہ چلے تو غیر مسلم ممالک میں ہونے والے آپریشن اور انسانی جسم پر ہونے والی تحقیق انٹرنیٹ کے ذریعے طلباء و طالبات کو دکھائی جائے اور اب تک ہونے والی سابقہ تحقیق سے طلباء کو غیر اسلامی ممالک کے مطالعاتی دورے کروائے جائیں۔

⑤......حلال جانوروں کو ذبح کر کے ان کے اجسام کا بھی مطالعہ کروایا جاسکتا ہے۔

⑥......غیر مسلم لاشوں پر بھی تجربات ہو سکتے ہیں اور یہ غیر مسلم ممالک سے معاہدہ کر کے طلباء کو مطالعہ کروایا جاسکتا ہے، چوں کہ اصل حرمت واحترام تو مسلم اجسام کی ہے۔

......سانحہ نشتر ہسپتال ملتان سے عبرت حاصل کریں:

سانحہ ملتان میں ہمارے لیے عبرت کا سامان یہ ہے کہ دنیا میں کوئی کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو، مگر موت ایک اٹل حقیقت ہے، لیکن کسی انسان کو اپنے انجام کا علم نہیں، ممکن ہے کہ کسی کو کفن نصیب نہ ہو، کسی کو لحد نصیب نہ ہو، کسی کا جنازہ ہی نہ پڑھا جائے، اُس کے حق میں دعائے مغفرت نہ کی جائے، کسی کا اعلان فوتیگی ہی نہ کیا جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی

نعش کو لاوارث قرار دیا جائے۔

ذرا سوچیں! ہمارا انجام کیا ہوگا، ہم سب داعی اُجل کو لبیک کہنے والے ہیں، جسم سے روح قبض ہونے کے بعد ہمارے جسم کے ساتھ کیا ہوگا؟ کسی کو کچھ علم نہیں، بس اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کرنا چاہیے۔

فرعون اپنے وقت کا بڑا طاقت ور حکمران، لاؤ لشکر والا، خود کو رب کہوانے والا اور سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت کو ٹھکرا کر مقابلہ کرنے والا تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لیے اُس کے بدن کو نشانِ عبرت بنا دیا۔ جس کے بارے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ﴾ [یونس:92]

”پس آج ہم تجھے تیرے (خالی) بدن کے ساتھ بچالیں گے، تاکہ تو ان کے لیے نشانی بنے جو تیرے بعد ہوں اور بے شک بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے یقیناً غافل ہیں۔“

بزم علماء والأئمة

الحمدللہ

موقع کی مناسبت سے ہر جمعہ بیان کا عنوان ۔۔۔ اوراس عنوان پہ تیاری کا مواد بصورتِ کتب فراہم کیا جاتا ہے

برائے رابطہ

علماء ، طلباء اور خطباء کو اس گروپ میں شامل کروائیں